اہلِ عالم کا ہے یہ فرض کریں غور ضرور | کیا تھا اخلاق میں اولادِ نبیؐ کا دستور
عفو کرتے ہیں اسے کیسے جو کرتا ہے قصور | تو بھی کر عرض حسینؑ ابنِ علیؑ سے یہ ظہور

بخشے اللہ گناہوں کی معافی مل جائے
دردِ عسرت کی دوا کافی و شافی مل جائے

مرثیہ

حق گو ہیں، حق نما ہیں، شہیدانِ کربلا | دیکھے انہیں کوئی سرِ میدانِ کربلا
انساں کا رہنما ہے ہر انسانِ کربلا | دیتا ہے درسِ عزم دبستانِ کربلا

حاصل کرو تقابلِ آفات کا سبق
ملتا ہے کربلا سے مساوات کا سبق

دیکھی ہے کربلا میں کچھ ایسی برادری | مقصد ہے جس میں بندہ و آقا کا ایک ہی
انجام دے رہے تھے جو کارِ پیمبری ! | ہو کر شہید پاتی ہے سب سے برابری

حاصل ہے ہر شہید کے دل کو سکون ایک
ہے کربلا میں بندہ و آقا کا خون ایک

تھی سب کے دل میں نصرتِ شبیرؑ کی امنگ | بیتاب تھے تمام مجاہد برائے جنگ
تھے موم ان کے سامنے فولاد اور سنگ | آقا، غلام، بچے، بڑے سب تھے ایک رنگ

پوچھو اگر کہ ان میں سیہ فام کون تھا
خدمت گزارِ سیدِ سجادؑ جونؑ تھا

جوشِ وفا سے جونؑ جو بے تاب ہو گیا | شبیرؑ کے قدم پہ گرا مردِ باوفا
کی عرض اذنِ جنگ مجھے کیجیے عطا | بولے حسینؑ عزم ہے کیوں جان دینے کا

عابدؑ کی خدمتیں بھی عبادت سے کم نہیں
رونا ہمارے غم میں شہادت سے کم نہیں

www.emarsiya.com

قدموں پہ لوٹ لوٹ کے بولا وہ نیک خو | میری سمجھ میں آئی یہ حضرت کی گفتگو
میں ہوں سیاہ فام ہے کالا مرا لہو | ہے میرے جسم و خون کی ناخوشگوار بو
چمکے گی ہر شہید کی مانندِ ماہ لاش
اچھی نظر نہ آئے گی میری سیاہ لاش

سن کر یہ بات اشک بہائے امامؑ نے | مجبور ہو کے اذنِ وغا دے دیا اسے
جونِؓ جری نے شکر کے سجدے ادا کئے | سب کو سلام کر کے اجل کی طرف بڑھے
حملہ کیا سپاہِ یزیدِ لعین پر
دشمن بہت سے مار گرائے زمین پر

احوالِ جنگِ جونؓ جو سجادؑ نے سنا | بیمار نے یہ اپنی پھوپی جان سے کہا
پردہ ہمارے خیمے کا اٹھوایئے ذرا | دیکھی جو حربِ جونؓ تو فرمایا مرحبا
شاباش جونؓ ہاتھ دکھاتے رہو یونہی
ٹھوکر سے نقشِ کفر مٹاتے رہو یونہی

پہنچی جو گوشِ جونؓ میں سجادؑ کی صدا | دل میں وغا کا جوش ہوا اور بھی سوا
احسنت جونؓ حضرتِ عباسؑ نے کہا | کچھ اور شامیوں کو تہِ تیغ کر دیا
دی دادِ حرب جونؓ کو جس دم امامؑ نے
شبیرؑ کو سلام کیا نیک نام نے

www.emarsiya.com

بہرِ سلام جونؓ کا جھکنا غضب ہوا | نیزوں کے وار کر گئے کچھ بانیٔ جفا
اک زخم اس دلیر کے اس طور سے لگا | وہ باوفا سنبھل نہ سکا خاک پر گرا
آواز دی جری نے تڑپ کر امامؑ کو
مولاؑ وداع کیجئے اپنے غلام کو

دوڑے حسینؑ ابنِ علیؑ جونؓ کی طرف | تھے گرد و پیش دلبرِ شاہنشہِ نجف
انصار تھے حضور کے ہمراہ صف بصف | آواز دی امامؑ نے اے جونؓ لاتخف
تو نے کیا ہے میری حمایت کا حق ادا
میں خلد میں کروں گا ضیافت کا حق ادا

جا کر زمیں پہ بیٹھ گئے شاہِ مشرقین | زانو پہ اس کے سر کو جو رکھا بزیب و زین
کرنے لگے یہ جونؓ کے حق میں دعا حسینؑ | یارب بحقِ عظمتِ شاہنشہِ حسنین
شیدا ہے میرا جونؓ منور ہو اس کا جسم
مانندِ عطرِ خلد معطر ہو اس کا جسم

شہ کی دعا کے ساتھ ہوئی بخشش اللہ | چہرہ شہید کا ہوا پرنور مثلِ ماہ
خوشبو کی طرح روح نے لی جب ادھر کی راہ | لاشہ اٹھا کے گنجِ شہیداں میں لائے شاہ
نوحہ کیا کہ حق کا پرستار چل بسا
افسوس جاں نثار، مددگار چل بسا

مولا کے ساتھ روئے سب انصارِ باوفا | اہلِ حرم بھی کرنے لگے زاری و بکا
خیمہ میں لاتے جونؑ کا غل اس قدر ہوا | سجادؑ غش سے چونک اٹھے ہوش آگیا
سکتہ ہوا جو غم سے تو خاموش ہو گئے
بستر پہ اپنے گر گئے بے ہوش ہو گئے

بچوں نے روتے دیکھا بڑوں کو جو ناگہاں | سب خورد سال کرنے لگے شیون و فغاں
ماتم سے کم سنوں کے ہوا حشر کا سماں | بندہ نواز ایسے میں آقا بھلا کہاں
یوں رو رہے تھے سبطِ پیمبرؑ فدائی کو
جس طرح بھائی روئے کوئی اپنے بھائی کو

صد شکر اے ظہور ہوا طے یہ مرحلہ | لکھا گیا یہ جونؑ مجاہد کا مرثیہ
سب کر دعا خدا سے بڑھے تیرا مرتبہ | اللہ سب کو دے یہ غمِ جونؑ کا صلہ
جانے لگے جو جونِ حق آگاہ خلد میں
داخل ہوں سب شہید کے ہمراہ خلد میں

مرثیہ

رہبرِ منزلِ وحدت ہیں جناب قاسمؑ | مردِ میدانِ شجاعت ہیں جناب قاسمؑ
عازمِ گلشنِ جنت ہیں جناب قاسمؑ | طالبِ جامِ شہادت ہیں جناب قاسمؑ
فکر ہے اذنِ وغا سبطِ پیمبرؑ سے ملے
پیاس میں جا کے سبو ساقیٔ کوثر سے ملے

سر جھکائے ہوئے نزدِ شہِ انور آئے | بن کے تصویرِ ادب، عجز کا پیکر آئے
شہ نے دریافت کیا کیوں مرے دلبر آئے | غم سے لب ہل نہ سکے قلب و جگر بھر آئے
رخ پہ تھی خاکِ عزا آنسوؤں سے دھونے لگے
دیکھ کر سبطِ پیمبرؑ کی طرف رونے لگے

شہ نے لپٹا لیا سینے سے کہا صبر کرو | کس لئے کرتے ہو زاری و بکا صبر کرو
کیوں رلاتے ہو ہمیں بہرِ خدا صبر کرو | تم کو دیں گے نہ کبھی اذنِ وغا صبر کرو
تم کو تو دولہا ہے معرکہ آرائی کا
ہم کو تشویش ہے لٹ جائے نہ گھر بھائی کا

ام فروہ درِ خیمہ سے پکاریں رو کر | ہو گئے شہ پہ فدا حضرتِ زینبؑ کے پسر
چاہتی ہوں ابھی مرنے کو نہ جائیں دلبر | پہلے فرمایئے قاسمؑ پہ عنایت کی نظر
آرزو ہے جو پسر شہ پہ فدا ہو جائے
بیوہ کی نذر بھی مقبولِ خدا ہو جائے

www.emarsiya.com